معصومین (ع)

معصوم (۴)

# حضرت امام حسن علیہ السلام

**Ansariyan Publications**
**P.O.B 37185/187 QUM**
**Islamic RePublic Of Iran**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## عرضِ ناشر

اِس میں کوئی شک نہیں کہ چہاردہ معصوم کی سیرت و زندگی ہمارے لئے نمونہ عمل ہے
ضرورت اِس بات کی ہے کہ ہر طبقہ کیلئے سیرت معصومین سے متعلق مفید اور
مناسب کتابیں لکھی جائیں۔ زیر نظر کتاب نوجوانوں اور جوانوں کیلئے
تیار کی گئی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ کتاب مختصر ہونے کے باوجود ہمارے
نوجوانوں اور جوانوں کو سیرت معصومین سے آشنا کرنے کیلئے مفید ثابت ہوگی
آخر میں ہم حجج اسلام جناب سید مہدی آیت اللّٰہی (ایرانی)
جناب محمد افضل حیدری "پاکستانی" جناب نثار احمد (ھندی)
اور جناب علی حیدر قاضی (ھندی) کے شکر گزار ہیں۔
کہ انہوں نے اس کتاب کی تالیف و ترجمہ میں ہمارے ساتھ
مخلصانہ تعاون کیا۔ خداوند متعال اُن کی توفیقات
میں اضافہ اور انکو سعادت دارین سے ہمکنار فرمائے۔ آمین۔

ناشر

چونکہ با اخلاق بننے اور بنانے کے لئے کسی بہترین اخلاقی نمونہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اس کے لئے
بہترین نمونہ ہمارے مذہبی پیشوا اور ائمہ معصومینؑ ہیں

لھٰذا ہم نے یہ طے کیا ہے کہ جہانتک ہو سکے ان کی اخلاقی زندگی کے اہم پہلوؤں کی تحقیق کر کے سادہ اور سلیس
زبان میں تحریر کریں تاکہ ہمارے پیارے بچے اور عزیز نوجوان باآسانی سمجھ سکیں۔

یہ مختصر و مفید مجموعہ، بہت سی اہم کتابوں سے منتخب کیا گیا ہے جو معصومینؑ کی سوانح عمری کا خلاصہ ہے اور
جس کی تاریخ داں حضرات نے مطالعہ کے بعد تائید فرمائی ہے،

آپ اسے پڑھ کر ہمیں اپنے تاثرات سے ضرور مطلع فرمائیں تاکہ ہم آپ کی رہنمائی پر آپ کا شکریہ ادا کرتے
ہوئے آئندہ ایڈیشن میں اس کا خیال رکھیں۔

ہم پہلے دن سے آپ کی مزید واقفیت کے آرزومند ہیں

# ولادت اور بچپن

۱۵ رمضان سنہ ۳ھ کو امیر المومنینؑ کے چھوٹے سے گھر میں ایک بچے نے آنکھیں کھولیں کہ جس کا نام پیغمبرؐ نے بحکم خدا "حسنؑ" رکھا۔ آپؑ علیؑ و فاطمہؑ جیسے ماں باپ کے سایہ میں پروان چڑھے اور اپنے نانا، والد کے مکتب فکر سے تعلیم حاصل کی۔

آپؑ رسولؐ کی نظر میں اتنی اہمیت رکھتے تھے کہ ایک مرتبہ رسولؐ منبر سے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اثناءِ خطبہ میں آپؑ کے رونے کی آواز سنائی دی، رسولِ اسلام منبر سے اترے امام حسنؑ کو بہلایا، اس کے بعد پھر منبر پر تشریف لے گئے، جب لوگوں نے اس فعل کا سبب دریافت کیا تو رسولؐ نے فرمایا:

"میں جب اس بچہ کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نہایت پریشان ہو جاتا ہوں"

اکثر پیغمبرِ اسلام جب نماز جماعت سے فارغ ہوتے تھے تو امام حسنؑ کو اپنی آغوش میں بٹھا کر یوں فرمایا کرتے تھے: "جسے مجھ سے محبت ہے اس کو اس بچہ سے بھی محبت کرنی پڑے گی"

جب رسولؐ آپ کو اپنے کاندھے پر سوار کرتے تو فرماتے تھے: "امید ہے کہ خدا اس بچہ کے ذریعہ امت کو پاک کرے" اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ "جس نے حسنؑ و حسینؑ کو دوست رکھا گویا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے ان دونوں سے بغض و حسد اور دشمنی رکھی وہ میرا دشمن ہے۔ حسنؑ و حسینؑ تو جنت کے جوانوں کے سردار ہیں"

ایک اور جگہ فرمایا: "حسنؑ و حسینؑ عرشِ خدا کے دو ایسے گوہر ہیں جن پہ خود بہشت نازاں ہے"

# علم و ادب

ایک روز ایک بوڑھا مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا وضو کر رہا تھا، اس کا وضو باطل تھا، امام حسنؑ دیکھ رہے ہیں اور یہ سوچ رہے ہیں کہ اسے اس کی غلطی پر کیسے متوجہ کیا جائے!!

امامؑ نے یہ سوچتے ہوئے کہ اگر اسے ابھی ٹوک دوں تو ممکن ہے اس کا دل ٹوٹ جائے اور یہ ناراض ہو کر حق بات قبول کرے نہ کرے، لہذا امام حسنؑ نے یہ طے کیا کہ ہم دونوں بھائی وضو کریں اور اس شخص سے فیصلہ کرائیں

امام حسنؑ نے امام حسینؑ کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا ہمارا وضو درست ہے امام حسینؑ نے کہا ہمارا وضو صحیح ہے ــــ امام حسنؑ نے اس بڈھے سے کہا! ہم دونوں بھائی وضو کرتے ہیں آپ یہ دیکھئے کہ ہم میں سے کس کا وضو صحیح ہے یہ کہکے دونوں بھائیوں نے وضو شروع کر دیا اور وہ بوڑھا دیکھتا رہا اور سمجھ گیا کہ ان کے وضو میں کوئی فرق نہیں دونوں نے ایک ہی طرح وضو کیا ہے لہذا ان کا وضو تو صحیح ہے میرا ہی وضو غلط تھا جس کی طرف یہ مجھے متوجہ کرنا چاہتے ہیں اس لئے اس بوڑھے نے کہا: بچو! مجھ بوڑھے آدمی کا وضو باطل تھا تمہارا شکریہ کہ تم نے میری غلطی سے آگاہ کیا۔

# تقویٰ وپاکدامی

حضرت امام حسن علیہ السلام اپنے زمانے کے تمام انسانوں سے افضل و برتر، عابد و زاہد اور متقی تھے

آپ اکثر و بیشتر پا پیادہ حج کیا کرتے تھے اور جب بھی آپ مسجد میں داخل ہوتے تھے تو اپنا سر آسمان کی طرف بلند کر کے ارشاد فرماتے تھے :

"معبود یہ تیرا مہمان تیری بارگاہ میں حاضر ہے، یہ گنا ہگار بندہ تیرے پاس آیا ہے اس امید کے ساتھ، کہ تو اسکے گناہوں کو اس کی نیکی کی وجہ سے معاف کر دے گا، کیونکہ تو ہی کرم کرنے والا اور بخشنے والا ہے"

ایکمرتبہ امام گھوڑے پر سوار ہوکر کسی گلی سے گذر رہے تھے کہ راستہ میں معاویہ کا آدمی مل جاتا ہے اسکو جیسے ہی یہ علم ہوا کہ یہ حسنؑ ابن علیؑ ہیں تو اس نے برملا آپ کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا آپ خاموشی سے سنتے رہے اور جب وہ برا بھلا کہہ چکا تو آپ نے فرمایا : " اے شخص معلوم ہوتا ہے کہ تو مسافر ہے اور ہمارے دشمن کے جھوٹ نے تجھے ہم سے متنفر کر دیا ہے اگر تیری کوئی حاجت ہے تو میں اسے پورا کر دوں ؟ اگر بھوکا ہے تو کھانا کھلا دوں ؟ لباس نہیں ہے تو لباس دیدوں ؟ اگر بے گھر ہے تو آ... میں تجھے اپنے گھر لے چلوں اور تیری مہمان نوازی کروں ؟ " جب اس شخص نے آپؑ کا یہ اخلاق دیکھا تو نہایت شرمندہ ہوا اور رو رو کر آپؑ سے معافی مانگنے لگا اور امامؑ سے کہتا ہے : آپ کے دشمن کی جھوٹی بات نے مجھے ورغلا دیا تھا اس سے قبل میں آپکا اور آپکے والد کا سب سے بڑا دشمن تھا۔ لیکن اب میرے نزدیک محبوب ترین آپ اور آپ کا خاندان ہے جو حقیقی معنی میں رسولؐ کی جانشینی کا حقدار ہے میں زندگی بھر آپکا دوست اور آپکے حق سے دفاع کرتا رہونگا ، اس نے جیسا کہا تھا ویسا کر دکھایا

امام حسنؑ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ ایکمرتبہ ایک شخص نے امامؑ سے آکر کہا مولا ! " فقر و فاقہ نے میری کمر توڑ دی ہے اگر خاندانِ عصمت و طہارت ہی نے مجھے اس شر سے نجات نہ دلائی تو پھر کون دلائے گا ؟ " آپؑ نے اپنے غلام کو بلایا ، اور اس سے معلوم کیا کہ خزانہ میں کتنا پیسہ باقی ہے ؟ تو اس نے جواب دیا مولا " پانچ ہزار دینار " آپؑ نے فرمایا :

"یہ سب اس شخص کو دے دو، تاکہ یہ فقر و فاقہ سے نجات حاصل کرے"

(۲) ایک مرتبہ آپؑ خانۂ کعبہ میں مصروف عبادت تھے کہ آپؑ نے سنا ایک شخص خدا سے کہہ رہا ہے "پروردگارا مجھے زندگی گذارنے کے لئے دو ہزار دینار کی ضرورت ہے اے خدا تیرا کرم عام اور عطا بے حساب ہے معبود مجھے بھی نعمت عطا فرما دے"۔ آپؑ نے فوراً واپس آکر اسے دو ہزار دینار بھجوا دیئے،

(۳) ایک شاعر امامؑ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور امام کو کچھ شعر سنائے جن کا مفہوم یہ تھا،
"آپ جانتے ہیں کہ میرے پاس ایک درہم تک نہیں ہے، اور اب میرے پاس عزت فروخت کر دینے کے کچھ باقی نہیں، میں جانتا ہوں کہ آپ ہی میری عزت بچا سکتے ہیں"۔

حضرتؑ نے غلام کو حکم دیا کہ خزانہ میں جو کچھ ہے وہ سب اس کو دیدو! غلام نے دس ہزار درہم لاکر رکھدیئے امامؑ نے معذرت کرتے ہوئے کہا اگر گھر میں اس کے علاوہ اور ہوتا تو وہ بھی دیدیتا ____ امید ہے کہ تم فقر و فاقہ سے نجات پاؤ گے، یہ چند واقعات اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ امامؑ فقط لوگوں کی آخرت بھلائی ہی میں نہیں بلکہ دنیا کی فکر میں بھی رہتا ہے کیونکہ دنیا و آخرت میں چولی دامن کا ساتھ ہے __ ایک بھوکا شخص کبھی آخرت کے بارے میں نہیں سوچ سکتا،

ہمیں یہ بات ضرور جان لینا چاہیئے کہ امامؑ نے جب بھی کسی کی مدد کی تو اس انداز سے کہ پھر اسے دوبارہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہ پڑتی تھی خود امامؑ ہی اس کو اتنا دیدیا کرتے تھے کہ جو اس کے لئے کافی ہوتا تھا۔

**خلافت:** ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ کو علیؑ ابن ابیطالبؑ کی شہادت نے تمام محبانِ اہلِ بیت کو ایک ناقابل فراموش رنج وغم میں مبتلا کر دیا، اس وقت امام حسن کی عمر ۳۷ سال کی تھی، آپؑ نے مسجد میں منبر پر جاکر ارشاد فرمایا: "کل رات تمہارے درمیان سے ایک ایسا شخص چلا گیا جس کی رفتار، کردار، علم و دانش اور تقویٰ کی مثال گذشتہ و آئندہ زمانہ میں نہیں ملتی، وہ دوستوں کے دل کا سکون اور دشمنوں کی آنکھوں کا کھٹکتا کانٹا تھے، انہوں نے رسولؐ کے شانہ بشانہ اسلام کے دشمنوں سے جنگ کی اور اسلام کی خاطر اپنی جان کی بازی تک لگا دی، اپنے بچوں کے لئے سات سو درہم کے سوا مال دنیا سے اور کوئی سونا چاندی اکٹھا نہیں کی "

یہ کہتے کہتے امامؑ کا جی بھر آیا اور آپ پھوٹ پھوٹ کر روئے آپ کے ساتھ ساتھ مسجد کا پورا مجمع دہاڑیں مار مار کے رونے لگا۔ اس کے بعد آپ نے مجمع پر یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ اسرار امامت اور امت کی رہبری کی تمام تر ذمہ داریاں مجھے سونپ دی گئی ہیں تاکہ مسلمان گمراہی سے بچ سکیں، پھر فرماتے ہیں کہ میں فرزند رسولؐ اور علیؑ و فاطمہؑ کا نور نظر ہوں، میں نبوت کے روشن چراغ کی ایک کرن ہوں، میں اس خاندان کا چشم و چراغ ہوں جس سے خدا نے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھا ہے، عبداللہ ابن عباس نے کھڑے ہوکر مجمع سے کہا کہ یہ فرزند رسول، علیؑ کے برحق خلیفہ ہیں انکی بیعت کرو! پھر تو گروہ درگروہ بیعت امام کیلئے آمادہ ہوگئے، امام ہر ایک سے اس شرط پر بیعت لے رہے تھے کہ جب میں جنگ کرونگا تو جنگ کرنا ہوگی اور جب صلح کروں تو صلح کرنا پڑے گی سب نے اس شرط کو مانتے ہوئے بڑی خوشی سے آپ کی امامت کو تسلیم کر لیا۔

# معاویہ کی سازش

معاویہ کہ جس نے شام میں اپنا سکہ جما رکھا تھا، اور برسوں سے مولا کی مخالفت میں مکر و فریب سے کام لے رہا تھا، آپ کے شیعوں کا جانی دشمن اور گمراہ فرقہ (خارجی) کی داغ بیل ڈالنے والا شخص تھا۔

جب اس نے سنا کہ علی کی شہادت کے بعد لوگوں نے امام حسنؑ کو اپنا خلیفہ منتخب کر لیا، تو اس پر نہایت، شاق گذرا لھٰذا اس نے "کوفہ" بصرہ کی طرف جاسوسوں کو یہ ہدایت کر کے روانہ کیا کہ وہاں کی لحظہ بہ لحظہ مجھے خبریں دیتے رہیں اور امام حسنؑ کی حکومت کے سلسلہ میں موقعہ پاتے ہی فتنہ و فساد برپا کر دیں

امام حسن علیہ السلام جب اس چال بازی سے آگاہ ہوئے تو آپ نے تمام جاسوسوں کو گرفتار کر کے پھانسی کے تختہ پر لٹکا دینے کا حکم صادر فرمایا اور ایک خط معاویہ کو تحریر کیا جس میں جاسوسوں کی فتنہ انگیزی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ: "معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کرنا چاہتا ہے اگر تیرا جنگ ہی کا ارادہ ہے تو میں بھی جنگ کے لئے آمادہ ہوں، اب جنگ بہت قریب ہے، تو جنگ کا انتظار کر! انشاء اللہ تعالیٰ"

اے معاویہ مجھے تعجب ہے کہ تو ایسی چیز کا طلبگار جس کا تو اہل نہیں ہے! خبردار تجھے نہ دین میں کوئی برتری حاصل ہے اور نہ دنیا میں، مسلمانوں نے میری بیعت کر لی ہے اگر تو بھی دیگر مسلمانوں کی طرح میری بیعت کر لے تو یہ اسلام کے حق میں بہتر ہوگا، اے معاویہ! باطل کی پیروی چھوڑ! اور مسلمانوں کے خون کو محترم جان، اور میری بیعت کر لے، اگر تو نے میری نصیحت قبول نہیں کی اور اسی طرح قتل و غارت پر تلا رہا تو یاد رکھ میں مسلمانوں کو لیکر تیری سر کوبی کیلئے آیا ہی چاہتا ہوں، معاویہ امامؑ کو جواباً لکھتا ہے جس طرح ابوبکر نے اپنی استادانہ صلاحیت اور تجربہ کے بل بوتے پر آپ کے والد سے خلافت لے لی تھی

لہذا میں آپ سے زیادہ تجربہ کار ہوں اس لئے خلافت کا آپ سے زیادہ میں مستحق ہوں، بہتر یہی ہے کہ آپ میری خلافت تسلیم کریں تاکہ میرے بعد خلافت آپ کو مل جائے۔ اور ہاں عراق کی ساری درآمد آپ ہی کو چھوڑ دونگا ــــ معاویہ نے نہ صرف یہ کہ آپؑ کی بیعت سے سرپیچی کی ہو بلکہ اس نے امامؑ کے قتل کیلئے کوفہ میں جاسوسوں کو مقرر کر دیا تاکہ موقع پاتے ہی وہ امامؑ کو قتل کر دیں، یہی وجہ تھی کہ آپ لباس کے نیچے زرہ پہنکر نماز ادا کرتے تھے، ایکمرتبہ معاویہ کے گماشتوں نے امامؑ کو تیر کا نشانہ بنایا تو وہ تیر زرہ کی وجہ سے کارگر ثابت نہ ہو سکا اور امام محفوظ رہے،

ابھی زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ معاویہ نے وحدت اسلامی کے نام پر بہت بڑا لشکر جمع کر لیا اور امام سے جنگ کرنے کی خاطر عراق کی لشکرکشی کر دی، جب امامؑ نے اس کے آنے کی خبر سنی تو آپؑ نے تمام مسلمانوں کو مسجد میں جمع کیا، اور منبر پر تشریف لے گئے، پہلے خدا کی حمد و ثنا کی، پھر رسولؐ و آل رسولؐ پر درود بھیجی اس کے بعد مسلمانوں سے کہا:

"معاویہ اپنا لشکر لے کر عراق کی طرف آرہا ہے لہذا آمادہ رہو اور اپنی شرافت و عزت اور دین سے ڈٹ کر دفاع کرو!"

لیکن جب ان پست و آرام طلب افراد نے امامؑ کو کوئی جواب نہ دیا تو "عدی بن حاتم" نے کھڑے ہو کر حاضرین سے کہا: "آخر تمہاری مردانگی کو کیا ہو گیا؟ آخر اس خاموشی کا مطلب کیا ہے؟ فرزند رسولؐ کو جواب کیوں نہیں دیتے؟ کیا تمھیں اپنی ذلت و بدبختی کی کوئی پروا نہیں؟ خدا کے عذاب سے ڈرو اور امام کے حکم کو دل و جان سے قبول کرتے ہوئے اٹھو! اور مسلح ہو کر مردانہ وار اپنی عزت و ناموس سے دفاع کرو! تاکہ خدا اور رسولؐ خوشنود ہوں، "عدی بن حاتم" کی اس گفتگو نے ایک گروہ پر ایسا اثر کیا کہ اس نے جنگ کیلئے اپنی آمادگی

کا اعلان کر دیا، عدی بن حاتم نے دست بستہ عرض کی آقا بس ہم آپ کے حکم منتظر ہیں ، امام نے فرمایا میں "نخیلہ" جارہا ہوں جس کا جی چاہے وہ فوج سے ملحق ہو جائے ! حالانکہ میں جانتا ہوں کہ تم اپنے وعدوں پر عمل نہیں کروگے اور معاویہ کے مکر و فریب کے شکار ہو جاؤگے "

## امام کی ناقدری

جب آپؑ "نخیلہ" فوجی چھاؤنی پہنچے تو وہ اشخاص جو جنگ جنگ چیخ رہے تھے ان میں سے اکثر نخیلہ حاضر نہ تھے انھوں نے امامؑ سے وعدہ خلافی کی ــــ امامؑ کے ساتھ جنگ شریک ہونے والے افراد یہ تھے

(۱) خارجی جو کہ معاویہ سے لڑنے آئے تھے ،امامؑ کے حکم سے نہیں ۔ (۲) دنیا طلب افراد" یہ مال غنیمت لوٹنے آئے تھے (۳) کچھ افراد اپنے خاندان کے بزرگوں کی شرم میں جنگ میں شریک تھے انھیں دین سے کوئی لگاؤ نہ تھا

انھیں افراد سے امامؑ نے فرمایا: "مجھ سے پہلے جو شخص تمہارا امام و پیشوا تھا (یعنی علیؑ) تم نے اسی کی طرح مجھے بھی دھوکا دیدیا ــــ مجھے نہیں معلوم کہ تم اپنے امامؑ سے جنگ کروگے یا اس شخص سے جس کا خدا اور رسولؐ پر ایمان نہیں ، اس کے بعد" حکم ،، نامی شخص کی سرکردگی میں چار ہزار کا ایک رسالہ "شہر انبار" کے لئے روانہ کیا اور فرمایا: جب تک میرا کوئی دوسرا حکم نہ پہنچے تو معاویہ کی پیش قدمی کو روکے رکھنا لیکن یہ شخص معاویہ کے درہم و دینار ، اور جھوٹے وعدوں میں آگیا اور دو سو سپاہی سمیت معاویہ کے لشکر سے جاملا ۔

امامؑ نے قبیلۂ بنی مراد سے ایک اور شخص کو معین کیا اور اس کی جگہ پر یہ کہتے ہوئے روانہ کیا کہ حالانکہ مجھے تجھ پر اعتماد نہیں لیکن پھر بھی تجربہ کی خاطر بھیجے دیتا ہوں ــــ معاویہ کو جب اس کی آمد کی اطلاع ملی تو اپنے نمائندہ کے ذریعہ پانچ ہزار درہم اور کرسئ اقتدار کے وعدہ پر فوراً خرید لیا ۔

آپؑ سرداروں کے معاویہ سے مل جانے کی خبر پر نہایت غمگین ہوئے اور فرمایا : "کیا میں نے تم سے بارہا نہیں کہا؟ کہ تم سے بے وفائی کی بو آتی ہے تم مجھے فریب دینا چاہتے ہو"

اب امام حسنؑ نے خود لشکر جمع کر کے معاویہ کی پیش قدمی کو روکنے کا ارادہ فرمایا، امامؑ نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے کوئی چالیس ہزار افراد جمع کر لیئے اور امامؑ نے مدائن پہنچ کر (ساباط) "عبید اللہ ابن عباس" کو بامعاونت "قیس بن سعد بن عبادہ" کی سرکردگی میں ۱۲ ہزار کا لشکر مقدمۃ الجیش کے عنوان سے معاویہ سے جنگ کے لئے روانہ فرمایا تاکہ ان کی قوت و طاقت اور فداکاری کا اندازہ ہو سکے ـــ معاویہ نے شخصی کو دس لاکھ درہم دیکر امامؑ کے لشکر کی طرف بھیجا تاکہ قیس کو خرید لے "لیکن قیس نے اسے یہ کہکر مایوس کر دیا کہ معاویہ سے کہدینا کہ تو قیس کا دین نہیں خرید سکتا اور تو مجھے امامؑ کی طاعت و پیروی سے باز نہیں رکھ سکتا" ـــ جب معاویہ کا فرستادہ قیس سے ناامید ہو گیا تو اصلی سردار "عبید اللہ ابن عباس" کے پاس پہنچا جس کو فوراً اپنے جال میں پھانس لیا، وہ راتوں رات کچھ اور اپنے ہم خیالوں کو لیکر معاویہ سے جا ملا ـــ اور اب چونکہ امامؑ کا لشکر بے سردار ہو گیا تھا لہٰذا فوراً قیس نے لشکر کی سرداری سنبھالی اور انھیں نماز پڑھائی ـ قیس مردانہ وار اس بہادری سے لڑا کہ معاویہ کی فوج کے چھکے چھوٹ گئے اور معاویہ پر وحشت طاری ہو گئی اسنے جاسوسوں کو یہ حکم دیا کہ وہ درمیان جنگ اس بات کا اعلان کریں کہ حسنؑ نے معاویہ سے صلح کر لی اب تم کیوں لڑ رہے ہو؟ اس سے معاویہ کا مطلب تھا کہ خارجی فریب کھا جائیں اور جنگ سے دست کش ہو کر امامؑ کے جانی دشمن ہو جائیں اور اتفاق یہ کہ معاویہ نے جیسا منصوبہ بنایا ویسا ہی ہوا ـ

ان احمقوں (خارجی) نے معاویہ کے پروپیگنڈہ پر یقین کر لیا، اور امامؑ کے حکم سے سرتابی کرتے ہوئے یہ کہنا شروع کر دیا کہ حسنؑ بھی اپنے باپ کی طرح (العیاذ باللہ) کافر ہو گئے اور معاویہ کے ساتھ ہو گئے یہ سننا تھا کہ کچھ کمینے بدذات افراد نے اس خیمہ پر دھاوا بول دیا جس میں امامؑ موجود تھے اور جس کے جو ہاتھ لگا لے بھاگا، یہاں تک کہ آپؑ کے نیچے سے جانماز تک کھینچ لی گئی۔

امامؑ اس جگہ کو ترک کرنے پر مجبور ہو گئے جب امام گھوڑے پر سوار ہوئے تو اصحاب نے آپ کو اپنے حلقہ میں لے لیا، اتنے میں کسی خارجی نے کمینگاہ سے امامؑ پر حملہ کر کے زخمی کر دیا آپ کو جلدی سے ایک صحابی کے گھر پہنچا دیا گیا اور، وہیں پر آپ کا علاج ہوا،

امامؑ کے اکثر فوجی سرداروں نے معاویہ کو مخفی طور سے خطوط روانہ کئے کہ ہم تیرے مطیع ہیں جلد از جلد عراق پر حملہ کر دے ہم خود حسنؑ ابن علیؑ کو گرفتار کرائیں گے معاویہ نے تمام خطوط جمع کر کے ایک خط اپنی طرف سے لکھ کر قاصد کو دیکر امامؑ کی خدمت میں روانہ کیا، خط کا مضمون یہ تھا:

"آپ یہ خوب جانتے ہیں کہ انھوں نے جب آپؑ کے والد کے ساتھ وفا نہ کی تو آپ کے ساتھ کیا وفا کریں گے یہ ان کے خطوط ہیں ــــ اور میں صلح کیلئے آمادہ ہوں تاکہ جنگ ختم ہو جائے"

امام حسنؑ کو خارجیوں کی خباثت، ساتھیوں کی خیانت ہی نے صلح پر مجبور کیا تھا، البتہ یہ امر نہایت قابل توجہ

ہے کہ صلح کا یہ مطلب نہ تھا کہ امامؑ نے معاویہ سے ڈر کے، دب کے یا جھک کے صلح کی ہو یا اس کے ظلم وستم کو تسلیم کر لیا ہو نہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ صلح کا مقصد صرف یہ تھا کہ کچھ وقت کے لئے معاویہ سے جنگ موقوف کر دی جائے کیونکہ معاویہ اگر جنگ میں کامیاب ہو گیا ہوتا تو پھر اسلام کی تمام آرزوؤں کی بیخ کنی کر دی جاتی، اور درخت اسلام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جاتا۔ اور سچے مسلمان موت کے گھاٹ اتار دیئے جاتے، اس سے قطع نظر ادھر روم کا بادشاہ اسلامی حکومتوں پر حملہ کرنے کے لئے صرف موقعہ کا منتظر تھا لھذا اخانہ جنگی رومی بادشاہ کے لئے سنہرا موقعہ بن جاتی ــــ امامؑ نے بڑے رنج والم اور غم ودرد کے عالم میں اپنے بے وفا ساتھیوں سے فرمایا:

"میں یہ جانتا ہوں کہ تم مجھے فریب دے رہے ہو، وائے ہو تم پر، تمھیں اپنا دین معاویہ کے حوالے کر دینے میں شرم نہ آئی، خدا کی قسم معاویہ وعدہ پورا نہیں کر سکتا،

میں تو تمھارے سچے دین کو باقی رکھنے کا خواہشمند تھا لیکن تم نے میری مدد نہیں کی بلکہ مخالفت کر کے میرے ساتھ خیانت کا ثبوت دیا تم ہی نے مجھے صلح پر مجبور کیا، خدا کی قسم اگر مجھے باوفا ساتھی میسر ہوتے تو معاویہ کو حکومت پر متمکن نہیں دیکھ سکتا تھا کیونکہ میرے نزدیک خلافت وحکومت "بنی امیہ" پر حرام ہے الخ... تم بہت جلد ان کے برے سلوک کا مزہ چکھو گے"

امامؑ اپنے ساتھیوں سے مجبور ہو کر معاویہ کو ایک تحریر فرماتے ہیں:

میں حق کو زندہ اور باطل کو مردہ دیکھنا چاہتا تھا یعنی کتاب خدا اور سنت رسولؐ حاکم ہوں لیکن (خائن) افراد نے موافقت نہیں کی جس کی بنا پر مجھے صلح کرنا پڑ رہی ہے حالانکہ میں یہ جانتا

ہوں تو شرائط صلح پر عمل نہیں کرے گا لیکن جب تجھے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا تو سوائے پشیمانی کے اور دوسرا چارا نہ ہوگا»

اس کے بعد اپنے چچازاد بھائی (عبداللہ بن حارث) کو معاویہ کے پاس روانہ کیا تاکہ شرائط صلح کو بیان کر کے فریقین رضامندی کے بعد صلحنامہ لکھا جائے اور ایک دوسرے کے دستخط ہو جائیں۔

صلحنامہ کے بعض شرائط: (۱) شیعوں کا خون محترم سمجھا جائے اور ان کے حقوق پامال نہ کیے جائیں

(۲) علیؑ و شیعیان علیؑ کو گالیاں نہ دی جائیں ان پر لعنت ملامت نہ کی جائے،

(۳) معاویہ کو کتاب خدا اور سنت رسولؐ پر عمل کرنا پڑے گا۔

(۴) امامؑ کے اصحاب کہیں بھی ہوں ان پر ظلم و ستم نہ کیا جائے اور کسی کو انہیں ستانے کا حق نہ ہوگا

(۵) امام حسنؑ معاویہ کو امیر المومنین نہیں کہیں گے اور نہ خطبہ میں اس کا نام لیں گے

(۶) معاویہ کو اپنے بعد اپنا جانشین، خلیفہ مقرر کرنے کا کوئی حق نہ ہوگا۔

عہد شکنی: معاویہ نے صلحنامہ لکھے جانے کے بعد جمعہ کے دن "نخیلہ" میں نماز جمعہ کے خطبہ میں صراحتاً عہد شکنی کا اعلان کیا: «اے مسلمانو! میں نے نماز و روزہ کے لئے جنگ نہیں کی میں نے تو صرف تم پر حکومت کرنے کی غرض سے جنگ کی ہے تم چاہو یا نہ چاہو میں حسن ابن علیؑ سے جن شرائط پر صلح کی ہے اسکی کوئی حقیقت نہیں ہے اور میں اسکو (صلحنامہ) کو لغو قرار دیتا ہوں۔ معاویہ کے بعض افعال سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ وہ لوگوں میں امامؑ کی مقبولیت سے نہایت خائف تھا جس کی وجہ سے اسے صلحنامہ کی بعض شرطوں پر مجبوراً عمل کرنا پڑتا تھا چنانچہ جس وقت حاکم کوفہ زیاد، امامؑ کے ایک شیعہ تاک جھانک میں پڑا تو امامؑ نے معاویہ کو صورت حال سے آگاہ کیا معاویہ نے فوراً ابن زیاد کو روکا۔

**یزیدؑ کی جانشینی :۔** معاویہ یزیدؑ کو اپنے بعد جانشین معین کرنا چاہتا تھا لیکن یہ فعل صلحنامہ کی ایک شرط کے مخالف تھا جس کی وجہ سے یہ مجبور ہوا کہ بیٹے کی جانشینی کی خاطر امام حسنؑ کو زہر سے شہید کر دے اور اس کے بعد عوام سے جبراً یزیدؑ کے لئے بیعت لے لھذا اس نے امامؑ کی بیوی "جعدہ" بنت اشعث کو ایک لاکھ درہم، اور اپنے بیٹے یزیدؑ سے بیاہ لینے کا لالچ دیکر بیوی کے ذریعہ امام حسنؑ کو زہر دلاکر شہید کر دیا "انا للہ وانا الیہ راجعون"

## زہر کا پیالہ

امامؑ کی خائن بیوی نے آپؑ کے پیالہ میں زہر ڈالدیا۔ کیونکہ اس کو مکار لومڑی یعنی معاویہ جھوٹے وعدہ و وعید، شہرت واقتدار، مال دنیا نے اندھا کر دیا تھا۔ وہ ایسی خیانت پر اتر آئی اور اپنے نیک شوہر کو خود اپنے ہاتھوں شہید کر ڈالا تاریخ جعدہؔ کی اس خیانت کو کبھی فراموش نہیں کر سکتی

امام اکثر فرمایا کرتے تھے : مجھے میری زوجہ زہر دیکر قتل کرے گی، اور جب کبھی حضرتؑ سے کہا گیا تو پھر حضور آپ اس کو طلاق کیوں نہیں دیدیتے تو آپ یہی فرمایا کرتے تھے ابھی اس نے کوئی جرم نہیں کیا اور جرم سے پہلے سزا نہیں دی جا سکتی، اور اگر سزا دوں تو یہ میرا فعل درست نہ ہوگا بلکہ اس کو ایک بہانہ اور مل جائیگا اور کہے گی کہ مجھے بغیر کسی، غلطی کے طلاق دی ہے۔ اچھا اگر میں اپنی بیوی کو چھوڑ دوں تو کیا معاویہ مجھے چھوڑ دے گا ؟ اگر میں اس کے دستِ خیانت سے نجات حاصل کروں تو کیا کوئی دوسرا دستِ خائن آگے نہیں بڑھے گا ؟ اور وہ مظلوموں کی صورت میں اپنے منصوبہ کو عملی جامہ نہیں پہنا سکتا ؟

آخرکار جعدہ نے ۲۸ صفر ۵۰ ہجری کو کہ جب گرمی اپنے شباب پہ تھی اور امامؑ روزے سے تھے کہ اس ملعونہ نے دودھ میں زہر ملا کر روزہ افطار کرنے کو پیش کیا امام تھوڑا سا دودھ نوش جان کر کے فرماتے ہیں

"اے دشمن خدا و رسولؐ! تجھ پہ خدا کی مار تو نے مجھے مار ڈالا خدا کی قسم تو اور معاویہ دونوں ذلیل و رسوا ہوگے"

اور ایسا ہی کہ جعدہ کو معاویہ کے دربار سے بڑی ذلت و رسوائی کے ساتھ باہر نکال دیا گیا۔ اور خود معاویہ بھی ایک دردناک بیماری میں مبتلا ہو کر واصل جہنم ہوا

حضرت امام حسن علیہ السلام درد و الم، کرب و تڑپ کو برداشت کرتے ہوئے اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے،

آپ کے جسم اطہر کو مدینۂ منورہ کے قبرستان "بقیع" میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

○

# تعارف

| | |
|---|---|
| نام | حسنؑ |
| لقب | مجتبیٰ |
| کنیت | ابو محمد |
| والد | حضرت علی علیہ السلام |
| والدہ | حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا |
| نانا | حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم |
| پیدائش | ۳ سنہ ہجری |
| امامت | ۱۰ / دس سال |
| عمر | ۴۸ / برس |
| شہادت | ۵ سنہ ہجری کو معاویہ کے ایما پر جعدہ نے زہر سے شہید کیا |
| قبر | مدینہ کے قبرستان جنت البقیع میں |

۱۔ پیغمبرؐ اسلام اپنے فرزند امام حسنؑ سے اتنی زیادہ محبت کیوں کرتے تھے ؟

۲۔ امامؑ میں کون کونسے اچھے صفات پائے جاتے تھے بیان فرمائیں ؟

۳۔ امامؑ نے اس بوڑھے کو اس کی غلطی پر کس طرح متوجہ کیا ؟

۴۔ معاویہ نے امام حسنؑ کو بے مونس و یاور کیسے بنایا ؟

۵۔ حضرت امام حسنؑ نے معاویہ سے صلح اور جعدہ سے زہر کا پیالہ پینا کیوں گوارا کرلیا ؟

تمام شد